REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم شنبہ ۲۸ رجب ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۲

جلد ۴۸/۱۳ | ۷ تبلیغ ۱۳۳۸ ہش ۷ فروری ۱۹۵۹ء | نمبر ۳۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۶ فروری۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت ان دنوں دانت میں تکلیف کے باعث ناساز رہی ہے۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد صحت عطا فرمائے۔ اور اپنے فضل سے کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

مسٹر خروشیف کی طرف سے صدر آئزن ہاور کو روس آنے کی دعوت

"میں جواب کے رنگ میں امریکہ جانے پر اصرار نہیں کروں گا" روسی وزیر اعظم کا اعلان

ماسکو ۶ فروری۔ روس کے وزیر اعظم مسٹر خروشیف نے امریکہ کے صدر آئزن ہاور کو روس آنے کی دعوت دی ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ وہ جس کو اپنے ساتھ لانا چاہیں لا سکتے ہیں۔ ہم ان کا بڑی گرمجوشی کے ساتھ استقبال کریں گے۔ اور انہیں روس کے ہر علاقے کو دیکھنے اور حالات کا جائزہ لینے کی پوری سہولتیں بہم پہنچائیں گے وہ کمیونسٹ پارٹی کی سالانہ کانگرس کے اختتامی اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ دوران تقریر میں انہوں نے صدر آئزن ہاور کو روس آنے کی دعوت دیتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ میں اس دعوت کے عوض امریکہ جانے پر اصرار نہیں کروں گا انہوں نے کہا صدر آئزن ہاور روس کے نقشہ پر نگاہ ڈال کر خود نشان دہی کر دیں۔ کہ وہ کون کون علاقہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ انہیں وہی علاقہ دکھانے کے پورے انتظامات کر دیئے جائیں گے۔ اور یہاں کی حکومت اور عوام ان کا شایانِ شان طریق پر استقبال کریں گے۔ مسٹر خروشیف نے یہ دعوت امریکی لیڈروں پر "خونی کاروبار" کا الزام عائد کرنے کے بعد دی انہوں نے کہا اپنے اتحادیوں کو قربان کرنے پر امریکہ کی آمادگی اور اپنے مفادات کی خاطر بنی نوع انسان کی قسمت کو یکسر نظر انداز کرنے کا رجحان تاجرانہ پالیسی پر دلالت کرتا ہے۔ اس طویل تقریر میں مسٹر خروشیف نے متنازعہ فیہ مسائل کا تفصیلاً ذکر کیا

برطانوی وزیر اعظم مسٹر میکملن ۲۱ فروری کو ماسکو جائیں گے

لنڈن ۶ فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر ہیرلڈ میکملن ۲۱ فروری کو سوویٹ روس روانہ ہوں گے۔ وزیر خارجہ مسٹر سلوین لائڈ بھی ان کے ہمراہ جائیں گے۔ وہ روس میں سات سے دس روز تک قیام کریں گے۔ جب اپریل ۱۹۵۶ء میں حکومت روس کا وفد برطانیہ آیا تھا۔ تو اس نے برطانوی وزیر اعظم کو روس آنے کی دعوت دی تھی۔ اور اس وقت طے پایا تھا۔ کہ تاریخ کا فیصلہ بعد میں کیا جائے گا۔ حکومت روس نے ۲۱ فروری کی تاریخ منظور کر لی ہے۔

تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام
آل پاکستان بین الکلیاتی تقریری مباحثہ

امسال تعلیم الاسلام کالج یونین کا آل پاکستان بین الکلیاتی سالانہ تقریری مباحثہ حسب ذیل تاریخوں میں منعقد ہو رہا ہے۔

انگریزی مباحثہ ۱۴ فروری ۱۹۵۹ء بروز ہفتہ

موضوع:۔ "In the interest of world peace Scientists should be deported to the moon."

(امن عالم کا مفاد اسی میں ہے کہ سائنسدانوں کو دنیا بدر کر کے چاند پر منتقل کر دیا جائے)

اردو مباحثہ ۱۵ فروری ۱۹۵۹ء بروز اتوار

موضوع:۔ "امتحان طلبہ کی ذہنی ترقی میں روک ہیں"

مباحثہ روزانہ ۶ بجے شام کالج ہال میں منعقد ہوگا۔ پاکستان کے نامور کالجوں کی شرکت متوقع ہے (سیکرٹری کالج یونین)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۶ فروری۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی آجکل بغرض علاج لاہور میں قیام فرما ہیں۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

——ربوہ ۶ فروری۔ کراچی سے آمدہ تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی اہلیہ صاحبہ محترمہ کو اب پہلے کی نسبت بہت افاقہ ہے۔ بجلی کی شعاعوں کے ذریعہ علاج ہو رہا ہے۔ احباب صحت یابی کے لئے دعا کریں۔

ادبی مقالے

۷ فروری کو بروز ہفتہ کالج ہال میں ۶ بجے شام بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کی ایک خصوصی نشست میں ڈاکٹر عبادت بریلوی ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی "ہمارے ادبی رسائل" اور سید وقار عظیم "جدید افسانہ" کے موضوع پر مقالے پڑھیں گے۔ ارباب ذوق سے شرکت کی درخواست ہے۔

معتمد بزم اردو تعلیم الاسلام کالج ربوہ

عزیز احمد امریکہ میں سفیر بنا دیئے گئے

کراچی ۶ فروری۔ حکومت پاکستان نے اپنے سکرٹری جنرل مسٹر عزیز احمد کو امریکہ میں پاکستان کا سفیر مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ایک اہم جلسہ

مورخہ ۸ فروری بروز اتوار بعد نماز مغرب گول بازار ربوہ میں ایک اہم اور ضروری جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں علماء سلسلہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بزرگ اور مقرب صحابہ

(۱) حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ
(۲) حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ
(۳) حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ
(۴) حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ

کی مبارک زندگیوں پر روشنی ڈالیں گے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس جلسہ میں شامل ہو کر جلسہ کی رونق بڑھائیں۔

زعیم مجلس خدام الاحمدیہ گول بازار

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۷ فروری ۱۹۵۹ء

وحی کی ضرورت

کسی چیز کے وجود کا بہترین ثبوت وہی ہے جس کو انسان خود محسوس کر سکے اس کو اسلامی اصطلاح میں حق الیقین کہتے ہیں۔ مثلاً آگ میں ہم ہاتھ ڈال کر اس کی تمازت کو محسوس کر لیں۔ اور ہمیں یقین آجاتا ہے۔ کہ یہ آگ ہے اس سے نچلے درجہ کا ثبوت یہ ہے کہ ہم مثلاً آگ کو جلتے ہوئے یا سلگتے ہوئے دیکھ لیں۔ اسلامی اصطلاح میں اس کو عین الیقین کہتے ہیں پھر دور سے مثلاً دھوئیں کے آثار دیکھ کر اندازہ کر لیں۔ کہ یہ آگ سے اٹھ رہا ہے۔ تو اس کو اسلامی اصطلاح میں علم الیقین کا نام دیا جاتا ہے

اللہ تعالیٰ کے وجود پر بھی یقین کے یہی تین درجے ہیں۔ ان تینوں درجوں کے علاوہ کوئی درجہ یقین کا نہیں کہا جا سکتا۔ چنانچہ جو لوگ اس کائنات کی حکمتوں کو دیکھ کر یہ اندازہ لگاتے ہیں۔ کہ اس کا کوئی بنانے والا ضرور ہونا چاہیئے۔ انکو صرف علم الیقین کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔ لیکن جو لوگ الٰہی نشانات دیکھ کر جو اللہ تعالیٰ کا کوئی فرستادہ دکھاتا ہے۔ یہ یقین پیدا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ واقعی موجود ہے۔ ان کا یقین عین الیقین کہلاتا ہے۔ اس سے بلند درجہ یقین یعنی حق الیقین ان لوگوں کو حاصل ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کا شرف حاصل کرتے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جن کو دراصل اللہ تعالیٰ کے وجود کا حق الیقین حاصل ہوتا ہے

اب یہ ماننے میں کسی کو تذبذب نہیں ہو سکتا کہ بہترین یقین وہی ہے جس کو حق الیقین کہتے ہیں کامل قوت انسان میں حق الیقین سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ انسان جو عمل کرتا ہے اس کی بنیاد اسی یقین پر ہوتی ہے۔

یہ تو انسان کے پہلو سے ہے۔ اب اگر اللہ تعالیٰ انسان کی راہ نمائی کے لئے اپنا کلام بھیجتا ہے۔ تو ظاہر ہے کہ جس پر اپنا کلام نازل کرتا ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ کے وجود کا حق الیقین ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کلام ایسے شخص کو ملتا ہے اسلامی اصطلاح میں اسکو وحی یا الہام کہتے ہیں؛

ظاہر ہے کہ ایسی وحی پر عمل کرنے کیلئے اس امر کے ثبوت کی ضرورت ہے۔ کہ یہ واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ جس شخص پر ایسی وحی نازل کی جائے۔ اس کے ساتھ ایسے بینات بھی ہوں۔ جو وحی کا منجانب اللہ ہونا ثابت کریں۔ اور لازم ہے کہ یہ بینات بھی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوں۔ ان بینات میں سے ایک پیشگوئی بھی ہے۔ لیکن ایسا کلام جو پیشگوئی پر مشتمل ہوتا ہے۔ وہ بھی وحی ہی ہوتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بلحاظ نفس مضمون کے وحی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ وحی جس میں قانون یا شریعت ہوتی ہے۔ یعنے وہ لائحہ جس پر اللہ تعالیٰ انسانوں کو چلانا چاہتا ہے۔ اور دوسرا وحی کا سلسلہ ان باتوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ جس کو قرآنی اصطلاح میں تبشیر و تنذیر کہتے ہیں۔

انسان بلحاظ ذات کے محدود الوقت زندگی رکھتا ہے۔ لیکن بلحاظ نوع کے ہمارے نقطۂ نظر سے غیر محدود ہے۔ اس لئے ذاتی تکمیل حیات کے بھی حدود ہیں۔ لہٰذا جو اصول تکمیل حیات کے لئے ہیں۔ وہ بھی اس معنے میں محدود ہو سکتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ جس قدر راہ نمائی کرنا چاہتا ہے۔ وہ ایک وقت میں پوری پوری کر دے۔ جیسا کہ ہمارا ایمان ہے۔ اسلامی شریعت قرآن کریم کی صورت میں کامل طور پر نازل کر دی گئی ہے اس طرح جو وحی شریعت سے تعلق رکھتی ہے! مطلوبہ انسانی تکمیل حیات کے مطابق کامل طور پر دی جا سکتی ہے۔ اس لحاظ سے وحی مکمل ہو سکتی ہے۔ آئندہ قیامت تک کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔ لیکن وحی کا وہ حصہ جو تبشیر و تنذیر پر مشتمل ہے۔ اس کے اجرا کی قیامت تک انسان کو ضرورت رہتی ہے۔ جب جب انسان بگڑیں تب تب ایسی وحی کا نازل ہونا ضروری ہے۔ جو انسان کو تشریعی وحی کی طرف رجوع دلانے کے لئے تبشیر و تنذیر پر مشتمل ہو۔ کیونکہ ہر عہد کے انسان کا حق ہے کہ تشریعی وحی کے ثبوت کے لئے اس کو الٰہی نشانات دکھائے جائیں۔ اور ثابت کیا جائے کہ تشریعی وحی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی نازل ہوئی ہے۔

اس کی مثال یوں سمجھیے کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ آج سے دو سال پہلے انسان ہمالہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھا تھا۔ تو اس قول کے ثبوت کے لئے بہترین اور کامل طریق یہی ہے کہ اسکے سامنے کوئی ہمالہ کی چوٹی پر چڑھ کر دکھائے۔ اگر کوئی انسان ایسا کر کے نہیں دکھا سکتا۔ تو شک کرنے والا کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ جھوٹ ہے۔ کوئی انسان ہمالہ کی چوٹی پر نہیں چڑھ سکتا۔

اسی طرح اگر تبشیری اور تنذیری وحی کا سلسلہ بھی ہمیشہ کے لئے بند ہو جائے۔ تو "تشریعی وحی" کی حقیقت بھی مشکوک رہ جاتی ہے۔ اور انسانی راہنمائی کا جو الٰہی مقصد ہے وہ ختم ہو جاتا ہے اس لئے جو لوگ وحی کی حقیقت کے انکاری ہیں۔ اگر تبشیری وحی کا سلسلہ بند ہو جائے۔ تو ان کو وحی کے قائل کرنے کا کوئی ذریعہ باقی نہیں رہتا۔ حدیث رسول اللہ کا مابقی من النبوۃ الا المبشرات یعنے نبوت میں سے صرف مبشرات باقی ہیں۔ یہی مطلب ہے

پھر ایسی وحی کے اجرا کی اس لئے بھی ضرورت ہے۔ کہ انسان میں اللہ تعالیٰ کے متعلق جو حق الیقین حاصل کرنے کا مادہ رکھا گیا ہے۔ اس کو ابھارنے میں مددگار ہو۔ چنانچہ قرآن کریم میں ایک طرف تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

الذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا

دوسری طرف وہ یہ بھی فرماتا ہے۔ کہ

ماتیدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار

اگر ایسی وحی جاری نہ ہوتی۔ تو انسان کو اس بات کا کبھی یقین نہ آ سکتا کہ اللہ تعالیٰ انسانوں سے کلام کرتا ہے۔ اس لئے انسان کی راہ نمائی کے لئے ایسی وحی کا اجرا لازمی ہے۔ ورنہ تعلق باللہ کا تمام سلسلہ ہی ختم ہو کر رہ جاتا ہے۔ اور کوئی انسان اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کا حوصلہ ہی نہ پا سکتا؛

ہم نے اجرائے وحی کے فوائد میں سے صرف دو کا مختصراً ذکر کیا ہے اس کے اور بھی کئی فوائد ہیں۔ جن کی تفصیل کی اس مختصر مضمون میں گنجائش نہیں؛

جلسہ ہائے یوم مصلح موعود کے متعلق اعلان

احباب جماعت! ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا دن سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں نہایت درجہ اہمیت رکھتا ہے۔ اس دن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے وحی پا کر وہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی جو حضرت مصلح موعود سے متعلق ہے۔ اور جس کے ہم سب زندہ گواہ ہیں۔ ماہ فروری شروع ہو چکا ہے۔ اور ۲۰ فروری کا دن قریب آرہا ہے۔ تمام جماعتوں کے عہدہ داروں کو چاہیئے کہ ابھی سے اپنے اپنے ہاں یوم مصلح موعود منانے کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ مناسب لٹریچر الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے منگوا کر تقسیم کیا جائے۔ اور جلسے کر کے تقاریر کے ذریعہ اپنوں اور دیگر احباب کو اس پیشگوئی کی سچائی سے واقف اور آگاہ کیا جائے؛

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

اعلان دوبارہ انتخابات عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

انتخاب کے ضروری قواعد

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جملہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کی موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰/۴/۵۹ کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ تین سالوں کے لئے عہدیداران کا انتخاب جلد از جلد کروایا جانا مطلوب ہے۔ جس کے لئے ۳۱/۳/۵۹ تک کی میعاد مقرر کی جاتی ہے۔ اس تاریخ تک تمام عہدیداران کے انتخاب ہو کر مرکز (یعنی نظارت علیا) میں پہنچ جانے چاہئیں۔ تاکہ ضروری کارروائی کے بعد منظوری دی جاسکے۔ اس ضمن میں انتخاب کے قواعد اخبار میں شائع کئے جارہے ہیں۔ انہیں مدنظر رکھکر انتخابات کئے جائیں۔ تاہم اگر کسی جماعت کو ان قواعد کی ضرورت ہو تو وہ اطلاع دے کر دفتر ہذا سے منگوا سکتی ہے۔

بعض جماعتیں یہ لکھ دیتی ہیں کہ ہماری جماعت کے سابقہ عہدیداران ہی رہنے دیئے جائیں یہ طریق درست نہیں۔ تمام عہدیداران کے از سرنو انتخاب ہونے چاہئیں۔ جن عہدیداران کی منظوری حال میں دی گئی ان عہدیداران کا انتخاب سہ سالہ بھی نیا ہونا ضروری ہے۔

انتخابات کی رپورٹیں نظارت علیا میں آنی چاہئیں۔ بعض جماعتیں یہ رپورٹیں دوسری نظارتوں یا دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیتی ہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس طرح سے انتخاب کے کاغذات پر وقت پر کارروائی نہیں ہوسکتی۔ اور منظوری دینے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ اسلئے انتخاب کی رپورٹیں نظارت علیا میں بھیجی جائیں۔

ایسے احباب جو موصی ہوں اور کسی عہدہ کے لئے منتخب ہوتے ہوں ان کے نام کے ساتھ لفظ موصی اور ان کا وصیت نمبر ضرور درج کیا جائے۔ تاکہ ان کے بقایا وصیت کے متعلق تحقیق کرنے میں دقت نہ ہو اور فیصلہ میں تاخیر نہ ہو۔

تمام امراء ضلع اس امر کی نگرانی کا انتظام کریں کہ کوئی جماعت ایسی نہ رہ جائے جس کا انتخاب ہو کر دفتر ہذا میں نہ پہنچ جائے نیز یہ کہ انتخابات قواعد کے مطابق کئے جارہے ہیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

۱۔ صرف مندرجہ ذیل عہدہ داران کی فہرست بغرض منظوری نظارت علیا میں آنی چاہیئے۔ امیر جماعت۔ نائب امیر۔ پریذیڈنٹ۔ وائس پریذیڈنٹ۔ سیکرٹری رشد و اصلاح۔ سیکرٹری تعلیم۔ سیکرٹری امور عامہ۔ سیکرٹری امور خارجہ۔ سیکرٹری وصایا۔ سیکرٹری مال۔ سیکرٹری تالیف و تصنیف۔ سیکرٹری زراعت۔ سیکرٹری ضیافت۔ آڈیٹر۔ امین۔ محاسب۔

نوٹ:۔ قاضی اور عہدہ داران مجالس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ و سیکرٹریان تحریک جدید کی منظوری متعلقہ دفاتر سے لی جاسکے۔ نظارت علیا میں ان عہدہ داران کی فہرست نہ بھیجی جائے۔

۲۔ اگر کسی جگہ نائب امیر یا وائس پریذیڈنٹ کے علاوہ مندرجہ بالا عہدہ داران کے نائبوں کی ضرورت ہو تو ان کی منظوری مقامی انجمن خود دے سکتی ہے۔ ان کی فہرستیں مرکز میں نہ بھیجی جائیں۔ نہ ہی مرکز سے اعلان کیا جائے گا۔

۳۔ (۱) محصلین کے لئے مقامی انجمن کی منظوری کافی ہے۔ البتہ ان کے متعلق نظارت بیت المال میں اطلاعی رپورٹ آنی چاہیئے۔ تاکہ اگر کوئی نامناسب تقرر ہو تو اس کی اصلاح کی جاسکے۔

ب۔ امام الصلوٰۃ کی منظوری نظارت رشد و اصلاح سے حاصل کی جائے۔ لیکن امام الصلوٰۃ کے متعلق یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ یہ حق امیر یا پریذیڈنٹ کا ہے پس اگر وہ خود امام بنے تو کسی علیحدہ منظوری کی ضرورت نہیں لیکن اگر وہ خود امام نہ بنے تو مستقل انتظام کے لئے نظارت رشد و اصلاح کی منظوری حاصل کی جائے اور عارضی انتظام کے لئے (جس کی میعاد ایک ماہ تک ہو) خود امیر یا پریذیڈنٹ فیصلہ کر سکتے ہیں۔

۴۔ پریذیڈنٹ صرف ایسی جماعتوں میں منتخب کئے جائیں جہاں امراء مقرر نہیں ہیں۔ اسی طرح اگر جنرل سیکرٹری کے بغیر کام چل سکتا ہو تو جنرل سیکرٹری منتخب نہ کیا جائے۔ کیونکہ اس کا دوسرے سیکرٹریوں کے ہوتے ہوئے کوئی خاص فائدہ نظر نہیں آتا۔ البتہ بڑی جماعتوں میں ضروری ہو تو حرج نہیں۔

۵۔ امراء اور نائب امراء کی منظوری چونکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے حاصل کی جاتی ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری حاصل کرنے کے لئے ناظر اعلیٰ کی رائے بھی حضور کی خدمت میں ساتھ ہی پیش ہوتی ہے۔ اس لئے امراء و نائب امراء کے متعلق بھی جملہ رپورٹیں دفتر ناظر اعلیٰ میں آنی چاہئیں۔ مگر یہ رپورٹیں باقی عہدہ داروں کی فہرست سے بالکل جدا کاغذ پر لکھی جائیں۔ تاکہ نظر انداز ہونے کا امکان نہ رہے۔

۶۔ امراء کے انتخاب میں مندرجہ ذیل امور خاص طور پر ملحوظ رکھے جائیں۔

(ا) ایک ہی نام تجویز کرنے کی بجائے دو تین دوستوں کے نام منتخب کئے جائیں۔ ایک ہی نام جو کسی جماعت کی طرف سے بالاتفاق عہدہ امارت کے لئے منتخب کیا جائے گا۔ اُسے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش نہیں کیا جائیگا بلکہ ایسی رپورٹ کو واپس کر دیا جائے گا۔

ب۔ ہر ایک نام کے حاصل کردہ ووٹ فہرست میں بالتفصیل درج کئے جائیں گے۔

ج۔ ہر ایک کا سن بیعت۔ دینی و انتظامی قابلیت۔ عمر اور پیشہ درج کیا جائے۔

۷۔ جماعت کے کُل افراد کی تعداد بالتفصیل ذیل درج کی جائے۔ بالغ مرد ۱۸ سال سے اوپر۔ بچے ۱۸ سال سے کم اور مستورات۔

۷۔ بوقت انتخاب اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ایک سے زیادہ عہدے ایک ہی شخص کے سپرد بجز خاص مجبوری کے نہ کئے جائیں۔ تاکہ کثرت کار کی وجہ سے سلسلہ کے کاموں میں کوئی حرج اور نقص واقع نہ ہو۔ اور زیادہ سے زیادہ دوست کام کی تربیت حاصل کر سکیں۔

۸۔ اگر کسی امیر یا کسی اور دوسرے مقامی عہدہ دار کے انتخاب کے متعلق یہ شکایت موصول ہوگی۔ اور یہ شکایت تحقیقات پر درست ثابت ہوگی کہ اس میں کسی امیدوار کے حق میں پروپیگنڈا کیا گیا ہے تو اس انتخاب کو بموجب ہدایت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مندرجہ قاعدہ ۸۶۱ کالعدم قرار دیا جائے گا اور پروپیگنڈا کرنے والوں سے سختی سے بازپرس کی جائے گی۔ اور دوبارہ انتخاب کے وقت انہیں اجلاس میں شامل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی۔

قاعدہ ۸۶۱ کے الفاظ یہ ہیں:۔

”حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی یہ ہدایت ہے کہ مقامی انجمنوں اور لجنات کے عہدہ داروں کے انتخاب کے معاملہ میں اگر کوئی شخص اپنے حق میں پروپیگنڈا کرے گا یا کرائے گا۔ یا ووٹ حاصل کرنے کے لئے کسی طرح تحریک کرے گا یا کرائے گا۔ تو جہاں تک اس کا تعلق ہے ایسا انتخاب کالعدم قرار دیا جائے گا۔“

نیز ریزولیوشن ۶۱/۱ مورخہ ۱۲/۱۱ میں یہ قاعدہ بھی منظور ہوا ہے کہ:۔

”پروپیگنڈا میں ہر ایسا امر داخل ہوگا جس سے جماعت کے افراد یا کسی فرد کی کسی طریقہ سے کسی خاص امیدوار کے حق میں یا خلاف رائے پیدا کرنے کی کوشش کی جائے صرف مجلس انتخاب میں ہر شخص کو حق حاصل ہوگا کہ امیدواروں کے حق میں مناسب اور مہذب الفاظ میں تقریر کرے مگر کسی شخص کے خلاف کسی شخص کو تقریر کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔“

۹۔ ایسی جماعتوں میں جہاں ایسے افراد کی تعداد [illegible] یا اس سے زیادہ ہو۔ جن پر چندہ عائد ہوتا ہو وہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے فیصلہ بموقع مجلس مشاورت ۳۶ء کے مطابق مرکز سلسلہ کے کسی بقایا دار کو کسی کام پر مقرر نہیں کیا جائیگا۔ بقایا سے مراد چھ ماہ سے زائد کا بقایا ہے۔

۱۰- اگر کسی جگہ کسی عہدہ پر مجبوراً کسی بقایا دار کو مقرر کرنا پڑے۔ تو اس عہدہ دار سے یہ تحریری عہد لیا جائے گا۔ کہ وہ اپنے بقایا کو مناسب مقررہ شرح سے باقاعدہ ادا کرتا رہے گا۔ اور اس شرح کی منظوری بواسطہ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ۔ نظارت متعلقہ سے حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ لیکن اگر کوئی بقایادار (سوائے موصی بقایا دار کے کہ اس کا بقایا بموجب ارشاد حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز مندرجہ اخبار الفضل مجریہ ۱۹ رمارچ ۱۹۵۲ء معاف نہیں کیا جا سکتا) اپنا بقایا ادا کرنے سے بالکل معذور ہے تو اپنے عذرات کو اسی واسطہ سے بالتفصیل پیش کر کے بیت المال سے معافی لے گا۔

۱۱- مندرجہ ذیل اشخاص کو انتخاب کے اجلاس میں حصہ لینے کا حق نہیں ہوگا۔

(۱) ایسا شخص جس کے ذمہ چھ ماہ سے زیادہ عرصہ کا بقایا بغیر منظوری مرکز چلا آتا ہو اور وہ اسے ادا نہ کر رہا ہو۔

(۲) مستورات

(۳) ۱۸ سال سے کم عمر بچے۔

(۴) جو افراد سلسلہ کی طرف سے زیر تعزیر ہوں۔

(۵) ایسے افراد جو اپنا مرکزی چندہ مقامی نظام جماعت کو توڑ کر علیحدہ طور پر مرکز میں بھجوانے پر مصر ہوں۔

(۶) ایسے بالغ طالب علم جن کے اخراجات کا انحصار اپنے والدین یا سرپرستوں پر ہو۔ وہ نہ تو کسی عہدہ دار کے انتخاب کے وقت ووٹ دے سکتے ہیں۔ اور نہ ہی وہ مجلس انتخاب کے ممبر بن سکتے ہیں۔

۱۲- ہر عہدہ کی اہمیت اور فرائض کے مناسب حال اُس کے لئے عہدہ دار کا انتخاب ہونا چاہیئے۔ اور دوستوں کو رائے دیتے ہوئے اہلیت کے سوال کو ہر صورت میں مقدم رکھنا چاہیئے۔ محض نام کے طور پر عدیم الفرصت یا سست یا غیر مخلص یا نااہل یا کسی رنگ میں بُرا نمونہ رکھنے والے اشخاص کو منتخب نہیں کرنا چاہیئے۔

۱۳- کسی سرکاری ملازم کو کسی صورت میں بھی سیکرٹری رشد و اصلاح اور سیکرٹری امور عامہ مقرر نہ کیا جائے۔

۱۴- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا یہ بھی ارشاد ہے کہ کوئی شخص جو اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا مجلس خدام الاحمدیہ کا ممبر نہیں۔ کسی عہدہ پر مقرر نہیں کیا جا سکتا۔ (اس سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ صحیح انتخابات کی ذمہ داری نظارت علیا پر نہیں بلکہ خود جماعتوں پر ہے اور جماعتوں میں مجالس انصار اللہ اور مجالس خدام الاحمدیہ کے قیام کی ذمہ داری ہر دو مجالس مرکزیہ پر ہے۔ نظارت علیا پر نہیں۔)

پندرہ سال سے اوپر اور چالیس سال سے کم عمر کے عہدہ دار مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبر ہوں گے اور چالیس سال اور اس سے زیادہ عمر کے عہدہ دار مجلس انصار اللہ میں داخل ہوں گے۔ مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ صرف اس شخص کو اپنا رکن سمجھتی ہے۔ جس کا فارم رکنیت پُر ہو کر مجلس مرکزیہ کے دفتر میں پہنچ چکا ہو۔

۱۵- فہرست انتخاب کو مرکز میں بھجواتے ہوئے اس بات کو وضاحت سے بیان کرنا چاہیئے۔ کہ مطابق قواعد ووٹ دینے کے قابل اس انجمن کے کتنے افراد ہیں۔ اور ان میں سے بوقت اجلاس کتنے حاضر تھے۔

۱۶- فہرست انتخاب پر صدر جلسہ کے علاوہ دو ایسے دوستوں کے دستخط ہونے بھی لازمی ہوں گے۔ جو کسی عہدہ کے لئے انتخاب میں نہ آئے ہوں۔ مگر انتخاب کی کارروائی میں موجود رہے ہوں۔

۱۷- نئے عہدیداروں کے انتخاب کی فہرستیں مع اُن سے خط و کتابت کے لئے مکمل پتوں کے نظارت علیا میں آنی چاہئیں۔ لیکن جب تک جدید عہدیداروں کی منظوری کا اعلان شائع نہ ہو یا بذریعہ چٹھی متعلقہ عہدہ دار کو اطلاع نہ ہو جائے اس وقت تک سابقہ عہدہ دار ہی کام کرتے رہیں گے۔

۱۸- نئے عہدیداروں کی منظوری کا اعلان شائع ہونے پر سابقہ عہدہ داروں کو فی الفور کام کا چارج پوری تفصیل اور مکمل ریکارڈ کے ساتھ نئے عہدہ داروں کے سپرد کر دینا چاہیئے۔ اور نئے عہدہ داروں کو چاہیئے کہ چارج لینے کے بعد دو ہفتہ کے اندر اندر سابقہ عہدہ داروں سے گذشتہ سال کی رپورٹیں لے کر متعلقہ مرکزی دفاتر کو بھجوا دیں۔ ورنہ یہ ذمہ داری بعد میں ان پر عائد ہوگی۔

۱۹- اگر کسی مقامی انجمن یا حلقہ امارت کے ساتھ اور دیہات یا جماعتیں بھی شامل ہوں۔ تو یہ بات فہرست انتخاب اور رپورٹ امارت میں واضح طور پر بیان کرنی چاہیئے۔ کہ اس انجمن یا حلقہ امارت کا مرکزی مقام کونسا ہے یعنی کس نام پر یہ انجمن یا حلقہ امارت ہوگا۔

۲۰- اگر کسی انجمن کا تار کا پتہ رجسٹرڈ ہو تو وہ بھی لکھا جائے اور ٹیلیفون ہونیکی صورت میں اس کا نمبر دیا جائے۔

۲۱- اگر کوئی امیر جماعت یا پریذیڈنٹ یہ خواہش رکھتا ہو کہ اس کے سیکرٹریوں کے نام خط و کتابت اس کی معرفت ہو۔ تو اس بات کو واضح کر دیا جائے۔

۲۲- عہدہ داروں کے نام کے ساتھ ان کے القاب و خطاب بھی لکھے جائیں۔ مثلاً مولوی۔ سید۔ مرزا۔ چوہدری۔ شیخ بابو۔ ڈاکٹر۔ منشی وغیرہ جو عام طور پر ان کے نام کے ساتھ لکھا یا بولا جاتا ہو اسی طرح ملازم ہونے کی صورت میں عہدہ کا اندراج بھی کیا جائے۔

مجالس انتخاب امراء کے متعلق تفصیلی قواعد

(جن کا نفاذ بروئے ریزولیوشن ۱۹۴۹ء کی ۱۲/۴/۱۸ بمنظوری حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوا)

مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نمائندگان مجلس مشاورت سے مشورہ لینے کے بعد مندرجہ ذیل فیصلہ فرمایا تھا:

"آئندہ امارت کے انتخاب کے لئے یہ قاعدہ ہوگا۔ کہ جہاں چالیس یا اس سے زیادہ چندہ دہندہ ممبر ہوں۔ وہاں کی جماعت کے امیر اور سیکرٹریوں اور محاسب اور آڈیٹر امین کا انتخاب بلاواسطہ نہ ہوگا بلکہ ایک مجلس انتخاب کے ذریعہ سے ہوگا جس کے ممبروں کو چندہ دہندگان حسب قواعد منتخب کیا کریں گے۔ علاوہ ان ممبران مجلس انتخاب کے تمام مقامی صحابی اور تمام چندہ دہندگان مقامی ممبر جن کی عمر ساٹھ سال سے زائد ہو۔ اسی انتخاب میں حصہ لینے کے حقدار ہوں گے"

حضور کے اس فیصلہ سے مندرجہ ذیل امور مستنبط ہوتے ہیں:

۱- یہ کہ مذکورہ بالا مجلس انتخاب صرف اسی حلقہ امارت میں مقرر کی جائیگی جہاں چالیس یا اس سے زیادہ چندہ دہندگان ہوں گے۔

۲- یہ کہ ایسے حلقہ امارت میں امیر کا انتخاب بلاواسطہ نہیں ہوگا۔ بلکہ اسی مجلس انتخاب کے ذریعہ ہوگا۔

۳- اس مجلس انتخاب کے ممبران کا انتخاب بھی چندہ دہندگان ان قواعد کے ماتحت کریں گے۔ جو اس کے لئے صدر انجمن احمدیہ مقرر کرے گی۔

۴- یہ کہ مجلس انتخاب کے منتخب شدہ ممبروں کے علاوہ مندرجہ ذیل اصحاب بھی ممبر ہوں گے:

ا- صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو اسی حلقہ امارت میں رہتے ہوں۔

ب- اسی حلقہ امارت کے تمام چندہ دہندگان جن کی عمر ساٹھ سال سے زائد ہو۔

تفصیلی قواعد

۱- جس حلقہ امارت میں ۴۰ سے ۱۰۰ تک چندہ دہندگان ہوں۔ وہاں کی مجلس انتخاب کے منتخب شدہ ممبروں کی تعداد (علاوہ ان زائد ممبروں کے جن کا ذکر فقرہ ۴ میں ہے) گیارہ ہوگی۔ اور جس حلقہ امارت میں ۱۰۱ سے ۲۰۰ تک چندہ دہندگان ہوں۔ وہاں کی مجلس انتخاب کے منتخب شدہ ممبروں کی تعداد (علاوہ ان زائد ممبروں کے جن کا ذکر فقرہ نمبر ۴ میں ہے) پندرہ ہوگی۔ اور جس حلقہ امارت میں ۲۰۰ سے زائد چندہ دہندگان ہوں۔ وہاں کی مجلس انتخاب کے منتخب شدہ ممبروں کی تعداد (علاوہ ان زائد ممبروں کے جن کا ذکر فقرہ نمبر ۴ میں ہے) ۲۱ ہوگی۔

۲- چندہ دہندگان سے مراد وہ اصحاب ہیں۔ جو اپنا چندہ باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور جن کے ذمہ (بصورت موصی ہونے کے یا غیر موصی ہونے کے ہر دو صورتوں میں) چھ ماہ سے زائد عرصہ کا بقایا نہ ہو۔ اور یہی شرط صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر عائد ہوگی۔

۳- لیکن اگر کسی بقایا دار نے اپنے ذمہ کے بقایا کی رقم کی ادائیگی کے متعلق دفتر متعلقہ سے مہلت حاصل کر لی ہو تو وہ اس شرط سے اس وقت تک مستثنیٰ ہوگا۔ جب تک کہ اس نے مہلت لے رکھی ہو۔

۴- مقامی جماعت کے اگر کسی ممبر کے ذمہ چھ ماہ سے زائد کا بقایا ہو اور اس نے اس بقایا کی ادائیگی کے لئے مہلت بھی نہ لے رکھی ہو۔ تو وہ نہ کسی عہدہ کے لئے منتخب ہو سکتا ہے اور نہ ہی مجلس انتخاب کا ممبر بن سکتا ہے

(باقی)

وصیت کی اہمیت

(مرتبہ سیکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی - ربوہ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض خفیف خفیف امتحان بھی رکھے ہوئے تھے۔ جیسا کہ یہ بھی دستور تھا کہ کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی قسم کا مشورہ نہ لے جب تک پہلے نذرانہ داخل نہ کرے پس اس میں بھی منافقوں کے لئے ابتلاء تھا۔ ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ اس وقت کے امتحان سے بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے در حقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے اور ثابت ہو جائے گا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے سچا کر کے دکھلا دیا ہے اور اپنا صدق ظاہر کر دیا۔ بے شک یہ امتحان منافقوں پر بہت گراں گذرے گا اور اس سے ان کی پردہ دری ہو گی اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہو سکیں گے۔ فی قلوبہم مرض فزادھم اللہ مرضا۔ لیکن اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے۔ اور ابد تک خدا تعالیٰ کی ان پر رحمتیں ہوں گی۔

بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ بلاؤں کے دن نزدیک آ رہے ہیں اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کر دے گا قریب ہے۔ پس جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کر دیں گے اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی۔ خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اس کے دفتر میں سابقین الاولین لکھے جائیں گے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا۔ کہ کاش میں تمام جائداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دے دیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سود ہوگا۔ اور صدقہ و خیرات محض عبث۔ دیکھو میں بہت قریب عذاب کی تمہیں اطلاع دیتا ہوں۔ اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کر لوں بلکہ تم اشاعت دین کے لئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے تب آخری وقت میں کہیں گے ھذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون والسلام علی من اتبع الھدیٰ"

(الوصیت صفحہ ۲۳ و ۲۴)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تحریر فرماتے ہیں:-

(۱) "تیسرا مسئلہ وصیت کا ہے۔ یہ خدا نے ہمارے لئے ایک نہایت ہی اہم چیز رکھی ہے اور اس ذریعہ سے جنت کو ہمارے قریب کر دیا ہے۔ پس وہ لوگ جن کے دل میں ایمان اور اخلاص تو ہے مگر وہ وصیت کے بارے میں سستی دکھلاتے ہیں۔ میں انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ وصیت کی طرف جلدی بڑھیں۔ انہی سستیوں کی وجہ سے دیکھا جاتا ہے کہ بعض بڑے بڑے مخلص فوت ہو جاتے ہیں۔ ان کو آج کل کرتے کرتے موت آ جاتی ہے۔ پھر دل کڑھتا ہے اور حسرت پیدا ہوتی ہے کہ کاش یہ بھی مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے مگر دفن نہیں کئے جا سکتے۔ سب کے دل ان کی موت پر محسوس کر رہے ہوتے ہیں کہ وہ مخلص تھے اور اس قابل تھے کہ دوسرے مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے۔ مگر ان کی ذرا سی غفلت اور ذرا سی سستی اس میں حائل ہو جاتی ہے پھر سینکڑوں ہماری جماعت میں ایسے لوگ موجود ہیں جو دسویں حصہ سے زیادہ دیتے ہیں۔ مگر وہ وصیت نہیں کرتے۔ ایسے دوستوں کو بھی چاہیئے کہ وصیت کریں۔ بلکہ ایسے دوستوں کے لئے تو کوئی مشکل ہے ہی نہیں۔ پھر کئی ایسے ہیں جو پانچ پیسے فی روپیہ چندہ دے رہے ہوتے ہیں۔ اور صرف دمڑی یا دھیلہ انہیں وصیت سے محروم کر رہا ہوتا ہے۔ غرض تھوڑے تھوڑے پیسوں کے فرق کی وجہ سے ہماری جماعت کے ہزاروں ہزار آدمی وصیت سے محروم ہیں اور جنت کے قریب ہوتے ہوئے اس میں داخل نہیں ہوتے۔

پھر بعض لوگ مرض الموت میں وصیت کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ وصیت منظور نہیں ہوتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا ہے۔ وصیت وہی ہے جو حیات اور زندگی میں کی جائے اور غیر مشتبہ ہو۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ جو وصیت کے برابر چندہ دیتے ہیں اور ایسے سینکڑوں آدمی ہیں وہ حساب لگا کر وصیت کر دیں۔ بعض اگر غور کریں گے تو انہیں معلوم ہوگا کہ صرف ایک پیسہ زیادہ دینے سے ان کے لئے جنت کا وعدہ ہو جاتا ہے پس جس قدر ہو سکے دوستوں کو چاہیئے کہ وصیت کریں میں یقین رکھتا ہوں کہ وصیت کرنے سے ایمانی ترقی ضرور ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس زمین میں متقی کو دفن کریگا تو جو شخص وصیت کرتا ہے اسے متقی (ہی)

(ہی) بنا بھی دیتا ہے۔"

(الفضل یکم ستمبر ۳۲ء)

(۲) "اس وقت میرے نزدیک کم از کم یہ تحریک ہونی چاہیئے کہ جماعت کا ہر فرد وصیت کرے۔ دنیا میں ہر چیز کے مظاہرہ کا ایک وقت ہوتا ہے۔ ہمارے ہاتھ سے قادیان نکل جانے کی وجہ سے دشمن کی نظریں اس وقت خاص طور پر اس امر کی طرف لگی ہوئی ہیں کہ بہشتی مقبرہ ان کے ہاتھ سے نکل گیا ہے اب ہم دیکھیں گے کہ یہ لوگ کیسے وصیت کرتے ہیں۔ اس اعتراض کو دور کرنے کے لئے ہمارے پاس ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہر احمدی وصیت کر دے۔ اور دنیا کو بتا دے کہ ہمیں خدا تعالیٰ کے وعدوں پر جو ایمان اور یقین حاصل ہے۔ وہ قادیان کے ہاتھ سے نکلنے یا نہ نکلنے سے وابستہ نہیں۔ ہم ہر حالت میں اپنے ایمان پر قائم ہیں ..... اور کوشش کرنی چاہیئے کہ ہماری جماعت میں ہی کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے جس نے وصیت نہ کی ہو۔"

(الفضل ۵ جون ۴۸ء)

(۳) پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تا کہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آ جائے جبکہ چاروں طرف اسلام اور اسلام کا جھنڈا لہرانے لگے۔ اس کے ساتھ ہی میں ان دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

چاند - کرۂ ارض کا قریب ترین سیارہ

(از مکرم پروفیسر حبیب اللہ خانصاحب ایم۔ایس سی بی ہیڈ ار تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

(۲)

گرمی اور سردی کے انہیں ..... تغیرات کے باعث لاوا سے بنی ہوئی چٹانوں کی بالائی تہیں پھٹ کر ریزہ ریزہ ہو گئی ہیں۔ اور ان کا باریک سفوف چاند کی پوری سطح پر پھیلا ہوا ہے۔ زمین پر تو ہوائیں گرد و غبار اڑا لے جاتی ہیں۔ اور بارشیں اسے کہیں کا کہیں پہنچا دیتی ہیں۔ لیکن چاند پر کی راکھ جہاں پڑی ہے۔ صدیوں سے وہیں قائم ہے۔ وہاں کے پہاڑ اس طرح ڈھلوان نہیں جیسے عموماً یہاں ہوتے ہیں۔ ان کی چٹانیں دیوار کی طرح سیدھی ہیں۔ اور اسی طرح گرد آلود ہیں۔ جیسے میدان۔ اس راکھ کی تہ زیادہ موٹی نہیں تاہم اس کی ایک عجیب خاصیت ہے کہ حرارت اس میں سے نہیں گذر سکتی دن کے وقت تو وہ اس قدر گرم ہوتی ہے کہ پاؤں جھلس جائیں۔ لیکن ذرا اسے کرید کر ہٹا دیا جائے۔ تو نیچے کی سطح برف کی طرح سرد معلوم ہوگی۔

ہماری زمین کے گرد ہوا کا ایک غلاف ہے جس میں آبی بخارات اور بخارات اور خاکی ذرات بھی موجود ہیں۔ یہ غلاف کاسمک شعاعوں اور سورج سے آنے والی لہروں کو بڑی حد تک جذب کر لیتا ہے اور ان کا صرف ایک محدود حصہ زمین تک پہنچتا ہے۔ اس کے علاوہ دن کی گرمی کو ایک حد تک محفوظ رکھتا ہے۔ اس لئے دن اور رات کے درجۂ حرارت میں بہت زیادہ فرق نہیں ہونے پاتا۔ اس کے خاکی ذرات آواز کو ہمارے کانوں تک پہنچاتے ہیں۔ اور انتشار نور کا کام بھی دیتے ہیں۔ اگر یہ موجود نہ ہوتے تو رات کی تاریکی اچانک پھیلتی اور اچانک ہی غیب ہوا کرتی۔ لیکن ان کی بدولت سورج کے طلوع ہونے سے قبل اور اس کے غروب ہونے کے بعد کافی دیر تک روشنی موجود رہتی ہے جس سے کام کاج میں بڑی سہولت ہوتی ہے۔ پھر یہ انہیں خاکی ذرات کا کرشمہ ہے کہ آسمان ہمیں نیلگوں نظر آتا ہے۔ اور دن کے وقت تارے نظروں سے اوجھل رہتے ہیں۔ لیکن چاند ان فوائد اور کیفیات سے یکسر محروم ہے۔ وہاں روشنی اور تاریکی کے دور اچانک آتے اور اچانک جاتے ہیں۔ آسمان نیلا نظر آنے کی بجائے سیاہ ہے۔ اور اس سیاہ پردے میں سے سورج اور تارے بیک وقت جھانکتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

چاند کی کشش ثقل زمین کی کشش کا چھٹا حصہ ہے۔ اس لئے جو چیز یہاں چھ سیر وزن رکھتی ہے۔ وہاں اس کا وزن صرف ایک سیر رہ جائے گا۔ جو شخص یہاں پر چھ سات فٹ اونچا کود سکتا ہے۔ وہاں اس کے لئے ۳۰، ۴۰ فٹ کی بلندی کو پھلانگ جانا مشکل نہ ہوگا۔ جو کوفت پہاڑوں پر چڑھتے ہوئے یہاں ہمیں محسوس ہوتی ہے وہاں محسوس نہیں ہو گی۔ جن لوگوں کو دشت پیمائی کا سودا ہو ان کے لئے چاند اچھی جگہ ہے۔

چاند بھی زمین کی طرح ایک کرہ ہے لیکن چونکہ اس کا ہمیشہ ایک ہی رخ ہمارے سامنے رہتا ہے۔ اس لئے دوربینوں کے ذریعہ اسی کا مطالعہ کیا جا سکا ہے۔ دوسری سمت کا حال اسی صورت میں معلوم ہو سکتا ہے جبکہ سائنسدان چاند کے گرد راکٹ بھیجنے میں کامیاب ہو جائیں۔

مقامی جماعتوں کی توجہ کے لئے

صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ مالی سال کا دسواں مہینہ شروع ہے ۔ پس اب وقت آگیا ہے کہ تمام جماعتیں اپنے اپنے بجٹ پورے کرنے کیلئے پوری سنجیدگی کے ساتھ جدوجہد شروع کر دیں ۔ مجھے پختہ امید ہے کہ سال کے اخیر تک تمام جماعتیں اپنے بجٹ پورے کر لیں گی ۔ لیکن اس کیلئے ضروری ہے کہ ابھی وقت سے مؤثر اور متواتر جدوجہد شروع کر دی جائے ۔ کیونکہ اس وقت تک چندہ عام و حصہ آمد کی وصولی میں تدریجی بجٹ کے مقابلہ میں ڈیڑھ لاکھ روپے سے زیادہ کی کمی ہے ۔ پس آئندہ مہینوں میں ان مہینوں کا پورا بجٹ بھی وصول کرنا ہے اور اس کمی کو بھی پورا کرنا ہے ۔ اس سے احباب خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کس قدر محنت اور توجہ کی ضرورت ہے ۔

اس سال بعض مخصوص حالات کی وجہ سے کئی زمیندار جماعتوں کا فصل ربیع کا پورا چندہ وصول نہ ہو سکا اس لئے ضروری ہے کہ جماعتیں فصل خریف کی آمد سے پہلی کمی پوری کر دیں ۔ اس سال شہری جماعتوں کو بھی سابقہ بقایا جات کی وصولی پر بہت زور دینا چاہیئے ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے اور جو ذمہ داریاں ہم نے قبول کر رکھی ہیں ان کے ادا کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائے ۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

صدران جماعت و سیکرٹریان مال کی خدمت میں گزارش

ایسے احباب جن کی وصیت بوجہ بقایا وغیرہ منسوخ ہو گئی ہو ان کے متعلق مجلس مشاورت ۱۹۵۶ء میں فیصلہ ہوا تھا ۔ اگر کوئی شخص وصیت منسوخ ہونے کے بعد چھ ماہ کے اندر اپنی وصیت بحال نہ کرائے یا ندامت کا اظہار کر کے چندہ عام ادا کرنے کی اجازت نہ لے تو اس سے نادہندوں جیسا سلوک کیا جائے ۔ کیونکہ وصیت منسوخ ہونے کے بعد چندہ نہ قبول کرنے کی غرض تو یہ تھی کہ انہیں اپنی کوتاہی کا احساس پیدا ہو نہ یہ کہ وصیت منسوخ ہونے کی بنا پر آئندہ ہمیشہ کے لئے انہیں چندہ ادا کرنے سے فراغت مل جائے اور وہ احمدی بھی کہلاتے رہیں اور نظام سلسلہ میں خرابی پیدا کرنے کا موجب بنتے رہیں ۔ لہذا تمام مقامی جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ ایسے افراد کو توجہ دلائیں کہ یا تو وہ اپنی وصیت بحال کرائیں یا چندہ عام ادا کرنے کی اجازت حاصل کریں ۔ اگر کوئی شخص مقامی عہدہ داران کی مخلصانہ کوششوں کے باوجود بھی مائل بہ اصلاح نہیں ہوتا تو اس کا معاملہ مقامی مجلس عاملہ میں پیش کر کے اس کے متعلق مناسب کارروائی کے لئے نظارت امور عامہ میں مفصل رپورٹ بھجوائی جائے ۔ کہ وہ شخص نظام سلسلہ کی پابندی کرنے پر آمادہ نہیں کیا جا سکا ۔

اس سے پہلے بھی اخبار الفضل مؤرخہ ۱۳ر جنوری ۱۹۵۸ء کے ذریعہ عہدہ داران کو اس اہم معاملہ کی طرف توجہ دلائی گئی تھی ۔ لیکن اب تک مختلف جماعتوں میں کئی ایسے افراد موجود ہیں جن کے خلاف کارروائی نہیں ہوئی ۔ پس میں تمام صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال سے التماس کرتا ہوں کہ اس بارہ میں اپنی ذمہ داری ادا کرنے کی طرف توجہ فرمائیں

(ناظر بیت المال ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس سال بھی جلسہ سالانہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا ۔ اور ہزاروں بندگان خدا کو اپنے پیارے دین اسلام کے متعلق مزید واقفیت حاصل کرنے اور اپنے محبوب امام کے پاکیزہ کلمات سننے کا موقعہ نصیب ہوا ۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ۔

اب جلسہ سالانہ کے اخراجات کے بل ادا ہو رہے ہیں ۔ ابھی تک چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی صرف دو تہائی کے قریب ہے ۔ لہذا تمام مقامی جماعتوں سے التماس ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کے بقایاجات وصول کر کے جلد بھجوا دیں ۔ تاکہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کے بل ادا ہو سکیں ۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

روحانی کھیتی اور روحانی پانی

احمدیت ایک روحانی کھیتی ہے ۔ اس کا بیج حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے اپنے مقدس ہاتھوں سے بویا تھا ۔

الفضل اس روحانی کھیتی کے لئے روحانی پانی ہے

اسلئے

کوئی جماعت ایسی نہیں ہونی چاہیئے ۔ جہاں کہ الفضل کا روزانہ پرچہ یا خطبہ نمبر نہ جاتا ہو ۔

(مینیجر الفضل)

بنکوں میں محفوظ زیورات

بعض احباب اپنے گھروں کے زیورات وغیرہ بنکوں میں محفوظ کرا دیتے ہیں اگر ایسے زیورات پر ایک سال گزر جائے تو ان پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے ۔ لہذا یہ مسئلہ احباب جماعت کی آگاہی کے لئے شائع کیا جاتا ہے ۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

لجنات اماء اللہ ضلع سیالکوٹ کیلئے ایک ضروری اعلان

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ ۲۰ فروری کو "یوم مصلح موعود" کے موقعہ پر ضلع سیالکوٹ کی تمام لجنات کی ممبرات کو مدعو کرنا چاہتی ہے ، اس لئے ضلع سیالکوٹ کی تمام لجنات کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے ان کی حوصلہ افزائی کے لئے ضرور چند ممبرات اس جلسہ میں شریک ہونے کے لئے بھجوائیں ۔ اگر زیادہ ممبرات شامل نہ ہو سکیں تو عہدہ داران میں سے ضرور کوئی نہ کوئی شامل ہو ۔ قیام و طعام کا انتظام لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کے ذمہ ہوگا موسم کے مطابق بستر ہمراہ لے جائیں ۔ براہ مہربانی لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کو ۲۰ فروری سے پانچ دن پہلے مندرجہ ذیل پتہ پر ممبرات کے شامل ہونے کی اطلاع بھجوا دیں ۔

(صدر لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ ۔ شفیع سٹریٹ ۲۷ سیالکوٹ شہر)

دعائے مغفرت

مورخہ ۲۲/۱/۵۹ کو میرے ماموں مکرم چوہدری ولی محمد صاحب گھنگھ ۵۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات عطا کرے ۔ اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو ۔

(عزیزہ راشدہ ۔ خوشاب ۔ ضلع سرگودہا)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے ۔

۲۰ بیس اور ملوں کے کپڑے کی زیادہ سے زیادہ قیمتوں کا اعلان

کراچی ۴ر فروری۔ ٹیکسٹائل کمشنر نے ملکی آرٹ سلک کے کپڑے کی آٹھ اور اقسام کی زیادہ سے زیادہ ایکس مل اور پرچون قیمتیں مقرر کر دی ہیں یہ کپڑا بیس ملیں تیار کرتی ہیں ان کے نام یہ ہیں:۔

ہارون ٹیکسٹائل ملز کراچی۔ کپور تھلہ ٹیکسٹائل ملز گوجرانوالہ۔ میکو ٹیکسٹائل ورکس گوجرانوالہ۔ پوری سلک ملز لائل پور۔ امپیریل ویونگ ورکس کراچی۔ پریمیر سلک ملز کراچی سنٹرل ٹیکسٹائل ملز لائل پور۔ ڈین سلک اینڈ ڈے آن ملز لاہور۔ سنٹرل سلک اینڈ ریے آن ملز گوجرانوالہ۔ نوردین محمد صدیق سلک ویونگ فیکٹری لاہور۔ جاپان سلک فیکٹری گوجرانوالہ۔ مہاجر برادرز گوجرانوالہ۔ ہاڈسن سلک اینڈ ریے آن اینڈ سٹریز گوجرانوالہ۔ مسلم سلک انڈسٹری گوجرانوالہ نسیم ٹیکسٹائل ملز گوجرانوالہ۔ نشاط ویونگ اینڈ پرنٹنگ ملز ملتان۔ دی پنجاب سلک انڈسٹری گوجرانوالہ۔ سگن سلک ملز لدھڑی تاج سلک فیکٹری گوجرانوالہ اور ایسٹرن ٹیکسٹائل ملز لیمیٹڈ چاٹگام

اس سے پہلے چھتیس دوسری ملوں کے چار سو ستر قسم کے دیسی آرٹ سلک کپڑے کی قیمتوں کا اعلان کیا جا چکا ہے۔

تلہن کے رقبے میں اضافہ

لاہور ۵ فروری۔ سابقہ پنجاب میں ۵۹-۱۹۵۸ء کی فصل ربیع کے دوران میں تلہن، السی، تارامیرا۔ اور تورِیا کے زیر کاشت رقبے کا تخمینہ پانچ لاکھ انسٹھ ہزار ایکڑ لگایا گیا ہے۔ جو گذشتہ سال کی اسی مدت کے تخمینہ سے ۲/۱-۶ فیصد زیادہ ہے۔ اس اضافہ کی وجہ موافق موسم ہے۔ پیشگوئی کے مطابق فصل اطمینان بخش ہونے کی توقع ہے۔ بوائی معمول کے مطابق شروع ہو گئی تھی صرف ضلع لاہور میں سیلاب اور کثرت بارش کی وجہ سے تاخیر ہو گئی۔

میزائل کا تجربہ ناکام

واشنگٹن ۵ فروری امریکی محکمہ دفاع کے ایک اعلان کے مطابق کل کیپ کینیورل سے ایک ٹائٹن قسم کا بین براعظمی میزائل پھینکا گیا لیکن یہ تجربہ ناکام رہا۔ ناکامی کی وجہ میزائل کے بعض حصوں کی ساخت کا نقص بیان کیا جاتا ہے

طیارہ بہتر مسافروں سمیت دریا میں گر پڑا

نیویارک ۵ فروری۔ کل رات امریکہ کی ایک فضائی کمپنی کا طیارہ لاگارجیا کے ہوائی اڈے کے قریب دریا میں گر پڑا۔ طیارے میں ستر سٹھ مسافر اور عملہ کے پانچ ارکان سوار تھے۔

ابتدائی اطلاعات سے یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ کتنے آدمی ہلاک ہوئے ہیں۔ ایک دخانی جہاز نے اطلاع دی ہے کہ اس نے کئی لاشیں دریا سے نکالی ہیں۔ ایک اور جہاز نے آٹھ نو افراد کو زندہ بچا لیا۔ حادثے کے وقت برف باری ہو رہی تھی۔ جس سے چھ سات گز دور بمشکل نظر آتا تھا۔

ایک اور حادثہ

کل رات ایک اور امریکی فضائی کمپنی کے مسافر بردار جیٹ طیارے کو حادثہ پیش آیا۔ اس میں ایک سو چودہ مسافر سوار تھے۔ بوئنگ ۷۰۷ قسم کا یہ طیارہ جو لندن سے نیویارک آرہا تھا پینتیس ہزار فٹ کی بلندی سے نیچے گر پڑا اور تیس ہزار فٹ تک گرتا چلا گیا ——— لیکن زمین سے پانچ ہزار فٹ کی بلندی پر پائلٹ طیارے کو سنبھالنے میں کامیاب ہو گیا جس کے بعد اسے ایک قریبی ہوائی اڈے پر اتار لیا گیا۔ کسی مسافر یا عملہ کے رکن کو گزند نہیں پہنچا

مشرق وسطیٰ میں انگریزی کی مقبولیت

بغداد ۵ فروری۔ مشرق وسطیٰ کے ملکوں میں انگریزی کو بڑی تیزی کے ساتھ دوسری زبان کی حیثیت حاصل ہوتی جا رہی ہے اور ان علاقوں میں بھی انگریزی کا رواج بڑھ رہا ہے جو اپنی انگریز دشمنی میں خاصے مشہور ہیں عراق کے لسانی ادارے کی فہرست میں انگریزی ان غیر ملکی زبانوں میں پہلے نمبر پر ہے جو عرب طالب علموں کو پڑھائی جا رہی ہیں۔ اس کے بعد روسی۔ فرانسیسی۔ جرمنی اور ہسپانوی زبانوں کا نمبر آتا ہے۔

سعودی عرب کے بعض دور افتادہ علاقوں میں بھی طلبہ کو انگریزی دوسری زبان کے طور پر پڑھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ ایک سرکاری ترجمان نے کہا کہ یہ فیصلہ صنعت و تجارت اور سرکاری کاموں میں انگریزی کی روز افزوں اہمیت کے پیش نظر کیا گیا ہے۔

سوڈان میں انگریزی زبان پہلے ہی لازمی مضمون کے طور پر پڑھائی جاتی ہے

زرعی اصلاحات نمائندہ حکومت کے قیام کا پیش خیمہ ہیں

واشنگٹن ۵ر فروری۔ امریکی اخبار "بالٹی مور سن" نے لکھا ہے کہ صدر ایوب نے زرعی اصلاحات کے ذریعہ پاکستان میں ایک نمائندہ حکومت کے قیام کی جانب پہلا اور انتہائی ضروری قدم اٹھایا ہے۔

اخبار نے لکھا ہے اگر پاکستان اپنی خرابیوں سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے زمین کی ملکیت کے نظام کو بدلنا ہی پڑے گا

صدر ایوب نے محسوس کر لیا ہے کہ پاکستان جیسے غریب ملک کے مسائل محض زمین کی از سر نو تقسیم ہی سے حل نہیں ہو سکتے۔ لیکن اس سے ملکی معیشت میں استحکام پیدا کرنے میں کچھ نہ کچھ مدد ضرور ملے گی۔ اس کے علاوہ اس اقدام سے قوم کا حوصلہ بڑھے گا اور اقتدار ایک خاص طبقے کے ہاتھوں میں محدود نہیں رہ سکے گا۔ جس سے سیاسی حقوق کے استعمال کے راستے میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اور آزاد سیاسی اداروں کی نشوونما رک جاتی ہے۔

اخبار نے مزید لکھا ہے۔ "صدر ایوب نے عہد کیا ہے کہ وہ وقت آنے پر پاکستان میں سیاسی حقوق بحال کر دیں گے اور ملک میں بالآخر نمائندہ حکومت قائم کی جائے گی۔ اگرچہ اس امر کا امکان نہیں ہے کہ یہ وقت جلد آئے گا۔ لیکن اس سلسلہ میں جو پہلا اور انتہائی ضروری قدم اٹھایا گیا ہے۔ وہ صدر ایوب کے عزائم کے خلوص پر دلالت کرتا ہے۔

بیوان کی ۲ دو کتابوں کا داخلہ بند

عمان ۵ر فروری۔ سرکاری طور اعلان کیا گیا ہے کہ اردن میں برطانوی لیبر لیڈر انیورین بیوان کی دو کتابوں کا داخلہ بند کر دیا گیا ہے۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اردن کے پریس قواعد کی خلاف ورزی کے پیش نظر یہ پابندی لگائی گئی ہے۔

ترقیاتی منصوبوں کے لئے اڑھائی لاکھ روپے

ملتان ۵ر فروری خانیوال ترقی دیہات کے منصوبہ کی مجلس مشاورت کے حالیہ اجلاس میں ساٹھ منصوبوں کی منظوری دی گئی۔ جن پر اڑھائی لاکھ روپے سے زائد رقم خرچ ہو گی مسٹر مختار مسعود ڈپٹی کمشنر ملتان نے صدارت کے فرائض انجام دیئے۔ اس رقم میں ترقی دیہات کے حکام ایک لاکھ تیس ہزار روپے ادا کریں گے اور باقی رقم مقامی باشندے اپنی مدد آپ کے اصول پر خرچ کریں گے۔

ان منصوبوں میں دوسرے امور کے علاوہ تعلیم بالغاں کے مرکزوں کا قیام ابتدائی طبی امداد کے مرکز۔ قومی ہالوں کی تعمیر نئے م

اناج اور چینی کے لائسنس

لاہور ۵ر فروری۔ موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ آئندہ مغربی پاکستان میں ڈپٹی کمشنروں کو پھر اناج اور چینی کی تقسیم کے لائسنس جاری کرنے کا اختیار دے دیا جائیگا اس سلسلہ میں کل ایک نیا حکم جاری ہونے کی توقع ہے۔

دریں اثنا حکومت نے محکمہ خوراک کے ڈپٹی ڈائرکٹروں۔ ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولروں، راشن کنٹرولروں اور محکمہ خوراک کے دوسرے افسروں کو یہ ہدایات بھیج دی ہیں۔ کہ وہ آئندہ اناج اور چینی کی تقسیم کے کام سے کوئی سروکار نہ رکھیں جاری ہونے والے نئے حکم کے تحت ڈپٹی کمشنروں کو لائسنس جاری کرنے کے علاوہ لائسنس منسوخ اور معطل کرنے کا بھی اختیار ہو گا۔ ان کے احکام کے خلاف متعلقہ کمشنروں کے پاس اپیل ہو سکے گی۔ اپنے کام کی انجام دہی کے لئے ڈپٹی کمشنروں کو ڈسٹرکٹ الاٹمنٹ بورڈوں کی امداد حاصل ہو گی۔ یہ الاٹمنٹ بورڈ جلد ہی قائم کر دیئے جائیں گے

یہ امر قابل ذکر ہے کہ سابق ری پبلکن حکومت نے اناج کی تقسیم کا کام محکمہ خوراک کے افسروں کے سپرد کیا تھا۔ اب یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ ڈپٹی کمشنروں کو اناج کی تقسیم جیسے اہم کام سے الگ نہ رکھا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ آئندہ پرچون فروشی کے لئے لائسنسوں کے امیدواروں کو اپنی درخواستوں میں یہ بھی بتانا ہو گا کہ محکمہ خوراک میں ان کا رشتہ دار تو ملازم نہیں۔ اور اس سے پہلے ان کے رشتہ دار کو کوئی ڈپو تو الاٹ نہیں کیا گیا۔

مسٹر ایم زیڈ خاں کا عزم مردان

لاہور ۵ر فروری۔ مسٹر ایم زیڈ خاں سی ایس پی ممبر ریونیو بورڈ مغربی پاکستان ۵ر فروری کو کار کے ذریعہ مردان جا رہے ہیں۔ یہ دورہ سرکاری واجبات کی وصولی اور عمومی نظم و نسق کا جائزہ لینے کے سلسلے میں کیا جا رہا ہے۔ وہاں دو روز قیام کرنے کے بعد مسٹر ایم زیڈ خاں ۸ر فروری کو لاہور واپس پہنچیں گے

۴ کنوؤں کی کھدائی اور گاؤں کے پرائمری سکولوں کی مرمت شامل ہے۔

پاکستان میں سائنٹفک سروس قائم کرنے کی تجویز

سائنس کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے صدر جنرل ایوب کا انکشاف

کراچی ۶ فروری۔ صدر جنرل محمد ایوب خاں نے کل یہاں پاکستان سائنس کانفرنس کے گیارھویں اجتماع کا افتتاح کرتے ہوئے اعلان کیا کہ "حکومت ایک ایسی سائنٹفک سروس قائم کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ جو مرتبہ اور مواقع کے اعتبار سے دوسری قومی سروسز کے مساوی ہوگی۔

صدر نے افتتاحی تقریر میں کہا کہ انسان کی ترقی کا اندازہ اس کی روحانی کامیابی سے لگایا جا سکتا ہے۔ اور انسان کو ترقی کا حق اسا صرف اس لئے حاصل ہے کہ وہ روحانیت کا اہل ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ سائنس کو یہ حیثیت نہیں ملنی چاہیئے کہ وہ انسانی مقاصد کو تبدیل کرے یا انہیں متعین کرے سائنس سے بنی نوع انسان کو یہ فائدہ لینا چاہیئے۔ کہ اس کی بدولت اس مقصد کی تکمیل کریں۔ جس کے لئے اللہ کریم جلشانہ نے انہیں پیدا کیا ہے

صدر نے کہا۔ انسان کی بدقسمتی یہ ہے کہ اس نے آج سائنس کی ترقی کی بدولت علم پر جو گراں بہا دسترس حاصل کر لی ہے اتنی ہی ترقی اس کی اخلاقی برتری کو حاصل نہیں ہوئی۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ سائنسی ترقی نے انسان کے ہاتھ میں تباہی کی جو قوت دے دی ہے وہ خود انسان کے وجود کے بقا کے لئے باعث خطر بن گئی ہے۔ اس حقیقت کا احساس ہر فلسفی ہر سائنس دان اور ہر سیاست دان کو ہے لیکن اس کا کوئی مداوا نہیں سوچا گیا۔

صدر کی تقریر کا متن حسب ذیل ہے:۔

"ہمارے لئے یہ امر باعث مسرت ہے کہ ۴۷ء میں حصول آزادی کے وقت ہمیں جن اندوہناک مصائب سے دوچار ہونا پڑا۔ اور قومی تعمیر کی سرگرمیاں جن مشکلات سے دوچار ہوئیں ان کے باوجود ۴۸ء میں پاکستان کی انجمن ترقی سائنس نے پہلی کانفرنس کر ڈالی اور اس کے بعد اس کی سرگرمیاں وسیع پیمانے پر جاری رہیں اور سائنس کو ان مشکلات کے سامنے سپر انداز نہیں ہونے دیا گیا۔ اس سلسلے میں سائنسی اور صنعتی ریسرچ کونسل اور اٹیمی کمیشن اور ایسے اداروں کا ذکر بے جا نہ ہوگا جنہیں خود مختار حیثیت حاصل ہے اور انہیں اپنے انتظامی امور خود ہی طے کر لینے کا اختیار ہے اس کے ساتھ ہی ساتھ میری حکومت ایک سائنٹفک سروس قائم کرنے کے سوال پر پوری سرگرمی سے غور کر رہی ہے جو اپنے مرتبہ اور مواقع کے اعتبار سے دوسری قومی سروسز کے مساوی ہوگی۔ حال ہی میں تعلیمی کمیشن قائم کیا گیا ہے۔ اس کی کاوش کی بدولت ہمارا سارا تعلیمی نظام بدل جائے گا۔ اور اس میں سائنس اور فنی مہارت کو اتنی اہمیت دی جائے گی جس سے نئے ترقی پذیر ملک کی ضروریات پوری ہو سکیں۔

مغربی ممالک نے سائنس کی ترقی کی خاطر ماضی میں جو جدوجہد کی ہے یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ ان ممالک میں سائنس کو ایک بہت بڑی حیثیت حاصل ہے تاہم ان ممالک کو اس جدوجہد کے آغاز میں جن مشکلات اور تضحیک کا سامنا کرنا پڑا ان کا سائنسی جدوجہد کی اسلامی روایات میں کوئی نشان نہیں تھا۔ اسلام زندگی کے روحانی اور مادی پہلوؤں کے درمیان بہتر توازن قائم رکھنے کا داعی ہے اور مذہب اور سائنس کے درمیان کوئی تضاد روا نہیں رکھتا۔ مسلمانوں نے یورپ کے تاریک ازمنہ وسطیٰ میں سائنس اور علم کی جو خدمات انجام دی ہیں۔ اس کا ایک بڑا سبب یہی ہے۔ اس کے بعد جونہی مسلمانوں نے عملی طور پر محض مذہبی قدامت پسندانہ رسوم و قیود کی جانب میلان بڑھایا تو سائنس اور علم کی ترقی کے میدان میں انکی قیادت ان کے ہاتھ سے نکل گئی۔"

ڈیوک آف ایڈنبرا کراچی پہنچ گئے، پرتپاک خیر مقدم

کراچی ۶ رفروری۔ ڈیوک آف ایڈنبرا کل ڈھاکہ سے کراچی پہنچے۔ تو دارالحکومت میں آپ کا استقبال بڑی گرمجوشی اور محبت سے کیا گیا۔ صدر جنرل محمد ایوب خان خود ڈیوک کا خیر مقدم کرنے کے لئے فضائی اڈہ پر موجود تھے

ڈیوک کا طیارہ ۲ بجے بعد دوپہر کراچی کے فضائی اڈے پر پہنچا۔ وہ طیارے سے باہر آئے تو جنرل محمد ایوب خان نے آپ کو خوش آمدید کہا۔ پھر پاکستان کی تینوں افواج کے کمانڈروں سے ڈیوک کا تعارف کرایا گیا گارڈ آف آنر کا معائنہ کرنے کے بعد جب ڈیوک فوجی دستہ کے قریب آئے تو فضائی اڈہ کی عمارت پر کھڑے ہزاروں لوگوں نے تالیاں بجا کر معزز مہمان کو خراج عقیدت پیش کیا۔ فضائی اڈہ کی عمارت بڑی خوبی سے سجائی گئی تھی۔ فضائی اڈہ پر استقبال کرنے والوں میں مرکزی وزراء سفارتی نمائندے اعلیٰ افسر، کراچی یونیورسٹی کے وائس چانسلر اور سائنس ایسوسی ایشن کے صدر ڈاکٹر نذیر احمد شامل تھے۔

وصیت کی اہمیت (بقیہ صفحہ ۵)

جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصہ لے کر دینی اور دنیوی برکات سے مالا مال ہو سکیں۔ اور دنیا اس نظام سے ایسے رنگ میں فائدہ اٹھائے کہ اسے یہ تسلیم کرنا پڑے کہ قادیان کی وہ بستی ہے جسے کور دہ کہا جاتا تھا۔ جسے جہالت کی بستی کہا جاتا تھا۔ اس میں وہ نور نکلا جس نے دنیا کی تاریکیوں کو دور کر دیا۔ اور جس نے ہر امیر و غریب اور ہر چھوٹے بڑے کو محبت اور پیار اور الفت باہمی سے رہنے کی توفیق عطا فرمائی۔"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

ضروری اعلان

ماہ جنوری ۱۹۵۹ء کے بل ایجنٹ حضرات کی خدمت میں بھجوائے جا چکے ہیں۔ براہ مہربانی ان بلوں کی رقم ۱۰ر فروری تک دفتر ہذا میں ارسال کر دیں

(مینیجر الفضل)